# نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی

گلشن ناز

یہ اُس وقت کی بات ہے جب اسلام کی روشنی دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلنے لگی اور مسلمانوں کی حکومت دور دور تک قائم تھی ۔ ہر جگہ اسلام کا بول بالا تھا۔ اُس زمانے میں بصرہ میں ایک ضعیف خاتون اپنے جوان بیٹے کے ساتھ رہتی تھی ۔ اس کے بیٹے کا نام عبیداللہ بن فضل تھا۔ عبیداللہ نے اپنی ماں کے ساتھ بصرہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور یہیں رہنے لگا۔ چونکہ وہ ایک بے روزگار نوجوان تھا اس لیے اُس نے قاضیٔ شہر سے کہا کہ اس کو چند درہم بطور قرض دیے جائیں تاکہ وہ ان سے کوئی کاروبار شروع کر سکے۔ قاضیٔ شہر نے اس کو 500 دینار دیے اور قرض کی ادائیگی کے لیے ایک سال کی مہلت دی۔

عبیداللہ نے ان دینار سے حریر (ریشم) کے چند تھان خرید لیے۔ اس نے سنا کہ ایک قافلہ ایران کی طرف جا رہا ہے۔ اس نے سوچا کہ کیوں نا میں بھی ایران جا کر اپنی قسمت آزماؤں۔ چنانچہ اس نے اپنا سامانِ تجارت تیار کیا، ماں کی دعائیں لیں اور ایران جانے والے قافلے کے ساتھ قسمت آزمانے ایران چلا گیا۔ اس نے دل میں دعا مانگی:

”اے اللہ اگر مجھے کاروبار میں منافع ہوا تو میں اس منافع سے قرض کی ادائیگی کے بعد سب سے پہلے ایک غلام خرید کر آزاد کروں گا۔“ اللہ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے تجارت میں دوگنا منافع ہوا۔ چھ ماہ بعد وہ ایران سے واپس آیا تو سب سے پہلے قاضیٔ شہر کے پاس جا کر اپنا

قرض ادا کیا، پھر بقیہ منافع کا حساب لگایا تو اس کے پاس اتنی رقم موجود تھی کہ وہ کئی غلام خرید کر آزاد کرسکتا تھا۔ اس نے اپنے منافع سے ایک مہنگا ترین غلام خریدا۔ اس غلام کا نام عبدالرحمٰن تھا جس کو دشمنوں نے قید کر کے غلام بنالیا تھا۔ عبیداللہ نے عبدالرحمٰن کو خرید کر اسی وقت آزاد کردیا۔ عبدالرحمٰن نے عبیداللہ سے اس احسان کی وجہ معلوم کی تو عبیداللہ نے اس کو اپنی دعا اور اس کے قبول ہونے کے بارے میں سب کچھ بتایا، اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کہ جہاں تمہارا دل چاہے جا کر رہ سکتے ہو۔ عبدالرحمٰن کو عبیداللہ نے درہم کی تھیلی بطور احسان مزید دی تاکہ وہ اس سے اپنا کوئی کاروبار شروع کر سکے۔ عبدالرحمٰن، عبیداللہ سے رخصت ہوکر اندلس شہر چلا گیا اور وہاں جا کر اس نے اپنا کاروبار شروع کیا۔ تھوڑے عرصے میں ہی عبدالرحمٰن کا شمار اندلس کے مشہور تاجروں میں ہونے لگا۔

اِدھر عبیداللہ کو تجارت میں نقصان اٹھانا پڑا، اس کا مال بھی قافلے میں لٹ گیا، مزید مصیبت یہ آئی کہ اس کی ماں کا انتقال ہوگیا۔ اپنی ماں کی تجہیز وتدفین کے بعد عبیداللہ اِس دنیا میں تنہا و مفلس رہ گیا۔ اب وہ اپنے اچھے وقت اور ماں کو یاد کر کے روتا اور ہر وقت اللہ سے شکوہ کرتا رہتا کہ ''اے اللہ تُو نے میری نیکی ضائع کردی، میرا سب کچھ ختم ہو چکا ہے اور اب تو قاضیٔ شہر بھی مجھے مزید قرض نہیں دیتا، اب میں کہاں سے یہ قرض ادا کروں، کہاں سے دولت لاؤں جو میرے قرض کی ادائیگی کا سبب بنے۔ اے اللہ تُو مجھ پر رحم فرما... میری مفلسی، بے روزگاری اور پریشانی ختم کردے اور کسی نہ کسی طرح اس قرض کے بوجھ کو مجھ سے اتروادے۔'' ایک دن وہ مفلسی اور بھوک کی حالت میں مسجد کے دروازے پر بیٹھا تھا کہ اس نے سنا کوئی شخص اس کا نام

لے کر اس کے بارے میں لوگوں سے معلوم کر رہا ہے، اور کہہ رہا ہے کہ قاضیٔ شہر نے اس کو طلب کیا ہے۔ ایک شخص نے اس منادی کو عبیداللہ کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ ہی عبیداللہ بن فضل ہے جس کو تم ڈھونڈ رہے ہو۔ عبیداللہ پریشان ہوگیا کہ یااللہ یہ نئی افتاد کہاں سے آپڑی! اب قاضیٔ شہر مجھے کیوں طلب کرتا ہے؟ اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے میرے پاس تو پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے۔ چاروناچار عبیداللہ اس منادی کرنے والے کے پاس گیا اور کہا کہ میں ہی عبیداللہ بن فضل ہوں۔ منادی اس کو قاضیٔ شہر کے پاس لے گیا۔ قاضی نے اس کو دیکھا تو اس سے سوال کیا کہ ”کیا تم وہی عبیداللہ بن فضل ہو جس کو میں مسلسل قرض دیتا رہا مگر تم نے تجارت میں کوئی نفع حاصل نہیں کیا؟“ عبیداللہ نے جواب دیا ”ہاں میں وہی ہوں جس کو آپ نے قرض دیا“۔ قاضی نے اس سے پوچھا ”کیا تم عبدالرحمٰن نامی کسی شخص کو جانتے ہو؟“ عبیداللہ نے جواب دیا ”ہاں میں اس کو جانتا ہوں، وہ کبھی غلام تھا، جب تجارت میں مجھے منافع ہوا تو میں نے اپنی منت پوری کرتے ہوئے اس کو خرید کر آزاد کیا تھا۔ لیکن اب میں اس کے بارے میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔“

قاضی نے اس سے کہا کہ عبدالرحمٰن اندلس کا تاجر تھا اور اب اس کا انتقال ہو چکا ہے۔ مشہور تاجر ہونے کی وجہ سے بہت سی جائداد اور وسیع کاروبار چھوڑ کر مرا ہے، مگر اس کا کوئی وارث نہیں اور وہ اپنی ساری وراثت تمہارے یعنی عبیداللہ بن فضل کے نام کر کے گیا ہے، اور وصیت کی ہے کہ آج میری ساری جائداد، دولت اور وسیع کاروبار عبیداللہ بن فضل کی وجہ سے ہے، کیونکہ اسی تاجر نے مجھے خرید کر آزاد کر دیا تھا اور تجارت اور گزر بسر کرنے کے لیے درہم کی ایک

تھیلی بھی دی تھی، لہٰذا مرنے کے بعد میری ساری جائداد اسی کو دی جائے اور یہ وسیع کاروبار بھی اسی کے نام کیا جائے۔ قاضی نے عبیداللہ کو عبدالرحمٰن کی وصیت پڑھ کر سناتے ہوئے کہا: ''اب میں یہ تمام جائداد اور عبدالرحمٰن کا وسیع کاروبار اس کی وصیت کے مطابق تمہارے سپرد کرتا ہوں۔''

عبیداللہ بن فضل یہ وصیت سن کر سجدے میں گر گیا اور تشکر سے کہنے لگا ''میرے رب نے سچ فرمایا کہ ''نیکی کبھی رائیگاں نہیں جاتی'' اب میں تمام قرض سے بھی آزاد ہو جاؤں گا اور اپنا کاروبار پھر سے شروع کروں گا۔'' (بشکریہ: روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, December 02, 2012)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]